Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳۰ محرم سنہ ۱۳۹۸ھ ۱۰ صلح سنہ ۱۳۵۷ہش ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۷۸ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترمہ عظمت شاہین صاحبہ بی۔ اے بنت محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی کے نکاح کا بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف وبجواں ساکن فیروزہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں کے ہمراہ اعلان فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ (ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم) کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری سے نسبتاً افاقہ ہے اور حالت بہتر ہے احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دُنیا کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی برابر ہو رہی ہے۔ چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ آپ جائزہ لیں کہ سال کے ختم ہونے سے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا کم از کم ۴/۱۵ وصول ہونا ضروری ہے۔

نئے وعدہ کرنے والوں سے ۱/۴ وصولی ہو جانی چاہیئے غلبۂ اسلام کے جلد حصول کے لئے اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے

اسی کا نام ایمان ہے جس سے دُنیا اور آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں

"جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ اور عالمِ مجازات اور دیگر امور مبدء اور معاد کے ماننے میں فلسفیوں کا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بہت مختلف ہے۔ نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بارور ہوگا کہ جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے اور ظاہری حواس کی کُھلی کُھلی شہادتیں یا دلائلِ ہندسیّہ کے سے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائیں کیونکہ تمام وکمال مدار ثواب اور استحقاق قُرب و توصلِ الٰہی کا تقویٰ پر ہے اور تقویٰ کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور صرف دُوراندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھ کر بحسنِ ظن قبول کر لیتا ہے اسی بات کا نام ایمان ہے اور اسی ایمان پر فیوضِ الٰہی کا دروازہ کُھلتا ہے اور دُنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالتِ علمی میں ترقی چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجۂ ایمان سے درجۂ عین الیقین تک اس کو پہنچا دیتا ہے مگر یہ سب کچھ بعد استقامت ومجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے پہلے نہیں۔ اور جو شخص پہلے ہی تمام جزئیات کی بکلّی صفائی کرنا چاہتا ہے اور قبل از صفائی اپنے بدعقائد اور بد اعمال کو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتا وہ اس ثواب اور اس راہ کے پانے سے محروم ہے کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان ہے جب تک وہ امور جن کو مانا گیا ہے کسی قدر پردۂ غیب میں ہیں یعنی ایسی حالت پر واقع ہیں جو ابھی تک عقلی ثبوت نے ان پر احاطہ تام نہیں کیا اور نہ کسی کو کشفی طور پر وہ نظر آئی بلکہ ان کا ثبوت صرف غلبۂ ظن تک پہنچا ہے وبس۔

یہ انبیاء کا سچا فلسفہ ہے جس پر قدم مارنے سے کروڑہا بندگانِ خدا آسمانی برکتیں پا چکے ہیں اور جس پر ٹھیک ٹھیک چلنے سے بےشمار خلق اللہ معرفتِ تامہ کے درجہ تک پہنچ چکی ہیں اور ہمیشہ پہنچتی ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۵ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل
ربوہ
۱۰ر صلح ۱۳۵۷ ہش
۱۰ر جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام اور اس کے پانچ قرآنی ذرائع

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ کہہ کر کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی یہ کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے کہ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو) ان کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں اور تمام انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور اس طرح اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے کہ جہاں سارے ہی مومن اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے حلقہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کریں وہاں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ ہر زمانہ میں ان کے اندر ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا کام ہی دوسرے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور انہیں اسلام کا حلقہ بگوش بنانا ہو یعنی یہ کہ وہ تمام تر اس کام کے لئے ہی وقف ہوں تاکہ غلبۂ اسلام کی راہ مسلسل ہموار ہوتی چلی جائے چنانچہ فرمایا:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
(آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام ہی صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحیح معنوں میں تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرنے والی اس جماعت کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہہ کر پہلے ہی کامیابی کی بشارت سے نوازا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ دوسروں تک محض اسلام کا پیغام پہنچانے سے ہی وہ غلبۂ اسلام کے کام میں کامیاب و بامراد نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے انہیں اپنے اندر جذب و کشش اور دلوں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔ جب وہ یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کر لیں گے۔ تب کہیں جا کر وہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب و بامراد ہوں گے اور حقیقی فلاح انہیں میسر آسکے گی۔

مومنوں میں یہ صلاحیت طویل مجاہدہ اور اس کے دائمی طور پر جاری و ساری رہنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس مجاہدہ کے مختلف پہلوؤں کو اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ حق کی طرف دوسروں کو دعوت دینے والوں کا تقویٰ سے مزین ہونا ضروری ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ قرب الٰہی کے حصول میں کوشاں رہیں۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان توڑ کوشش کرنے والے ہوں۔ چوتھا پہلو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے ان کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔ پانچواں پہلو یہ ہے کہ وہ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے اور اس میں ہمہ وقت مصروف رہنے والے ہوں۔ جب وہ یہ پانچوں خوبیاں اپنے اندر پیدا کر لیں گے تو ان کے اندر تسخیر قلوب کی صلاحیت از خود پیدا ہو جائیگی اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔

جہاں تک پہلے تین پہلوؤں یعنی تقویٰ اللہ کے حصول، قربِ الٰہی کی راہوں کی تلاش اور خدا کی راہ میں جان توڑ کوشش کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے حضور میں قرب (حاصل کرنے کی راہیں) تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان توڑ کوشش کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اسی طرح جہاں تک چوتھے پہلو یعنی حصولِ فلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کا شکر گزار بننے کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
(الاعراف آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ۔

اور پھر پانچویں پہلو یعنی حصولِ فلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الجمعہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ کا تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والوں کو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی بشارت سے نوازنا اور دوسری طرف تقویٰ اللہ کے حصول، قربِ الٰہی کی راہوں کی تلاش، جان توڑ کوشش، نعمتوں پر شکر گزاری اور بکثرت ذکرِ الٰہی کو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ کہہ کر حصولِ فلاح کے ذرائع قرار دینا بتاتا ہے کہ فلاح کی بشارت کا پورا ہونا حصولِ فلاح کے ان ذرائع کو کما حقہٗ اختیار کرنے پر موقوف ہے۔ یعنی تبلیغِ اسلام کا اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو تقویٰ سے مزین کریں، قربِ الٰہی کی راہوں پر گامزن ہوں، پیغامِ حق کی اشاعت میں جان توڑ کوشش بروئے کار لائیں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لائیں اور بکثرت ذکرِ الٰہی کو اپنا شعار بنائیں۔ جب وہ حصولِ فضل کے ان ذرائع کو اختیار کر کے فریضۂ تبلیغ ادا کریں گے تو وہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں ضرور کامیاب و فائز المرام ہوں گے۔

چونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی حیثیت میں اشاعت و تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اس لئے اس اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں، قربِ الٰہی کی راہوں کو تلاش کر کے ان پر گامزن ہوں، جان لڑا کر فریضۂ تبلیغ ادا کریں، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہمیشہ مشغول رہیں یعنی ذکرِ الٰہی سے سدا اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ اس کے بغیر ہم اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے اہم اور عظیم الشان کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یہی وہ اوصاف ہیں جن سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے ہمیں متصف فرمایا ہے اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ہمارے ان اوصاف کو مسلسل جلا مل رہی ہے۔ اور ان قرآنی اوصاف کی وجہ سے ہی ہمیں دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ نہایت کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ ہمارا سب سے اہم اور بنیادی فرض یہ ہے کہ ہم خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ دل و جان سے وابستہ رہتے اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے ان اوصاف کی حفاظت کرتے، انہیں ترقی دیتے اور آئندہ نسلوں میں انہیں منتقل کرتے چلے جائیں تا ہمیں اور ہماری نسلوں کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو پورے جذبہ و جوش سے جاری رکھنے کی توفیق ملتی چلی جائے تا اسلام جلد دنیا میں غالب آئے اور اس کا یہ غلبہ حسب وعدۂ الٰہی قیامت تک قائم و دائم رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا یہ فرض پہچاننے اور اسے کمال مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ؂

درخواستِ دعا

مکرم محمد اسماعیل صاحب ڈرائیور کی بھتیجی رضیہ بیگم حیدر آباد میں ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ چند دنوں تک اس کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جمیل کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

تقریر محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق۔ امام مسجد فضل لنڈن۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

مشہور زمانہ کثیر الاشاعت امریکی میگزین "لائف" نے ۱۹۵۵ء کے ایک شمارہ میں اسلام کی قدر و منزلت پر کئی صفحے لکھے۔ اس میں ایک مضمون نگار نے لکھا:۔

"اسلام سب سے کم سن عظیم عالمگیر مذہب ہے۔ کئی لحاظ سے یہ سادہ ترین اور واضح ترین ہے۔ اسلام سادہ صاف، صریح، اور مثبت مسلک ہے اسی کشش کے سبب سے اسلام میں مسلسل قوت اور پائیداری آئی ہے اسی کے طفیل تیرہ سو سال اسلام کی وحدت قائم رہی۔ اسلام مذہب سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ہمہ گیر نظام حیات ہے جو اس حد تک خیال و عمل کی رہبری کرتا ہے کہ دنیائے مغرب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

سر سی آر ریڈی جو فلسفے اور پولیٹیکل سائنس میں مستند سمجھے جاتے ہیں نے ۱۹۳۳ء میں "TWENTEETH CENTURY MAGAZINE." کے مئی کے شمارہ میں لکھا:۔

"نسلی مساوات کا دقّتِ مدید کا مسئلہ اسلام کے سوا کسی مذہب یا اخلاقی نظام سے حل نہیں ہوا۔ صرف مسلمانوں میں ہی ہم یہ بات پاتے ہیں کہ تمام مومن خواہ وہ کسی نسل یا رنگ کے ہوں مل جل کر کھانے پینے اور شادی بیاہ کے معاملے میں کامل مساوات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ تمام دوسرے مذاہب اور سیاسی ضابطوں میں رنگ و نسل کی چھان پر دلیل۔ اخلاق اور روحانیت کے مثالی نظریات پاش پاش کئے گئے ہیں۔"

چند احرارِ یورپ جو اسلام کا شکار ہوئے:

اور اب جو احرارِ یورپ کا ذکر چھڑا ہے تو بعض اُن سر برآوردہ احرارِ یورپ کا اچھا سا ذکر بھی کیوں نہ کروں۔ جن کا اسلام کی طرف میلان قبول کے بعد عمل کی صورت اختیار کر گیا۔ اور جنہوں نے صحیح اسلام کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا۔ اور جنہوں نے اسلام میں داخل ہو کر اسلامی تعلیمات کے ذریعہ اپنی زندگیوں میں ایک ہمہ گیر تبدیلی پیدا کی اور اس بابرکت تبدیلی پر تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے مورد ہو کر یورپ کے کئی نوجوان واقف زندگی ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں یہ کیا ہی پُرسوز اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرماتے ہیں:۔

"ہم ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے۔ لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری اصول سیکھ لیوے جن سے اہل اسلام پر سے ہر ایک داغ دُور ہو سکتا ہے۔ اور وہ تمام قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔ اس خدمت کے برداشت کرنے کے لئے ایک پاک اور قوی رُوح کی ضرورت ہے جس میں یہ ہو گی۔ وہ اعلیٰ درجہ کا انسان ہو گا۔ اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جائے گا۔"

(بدر۔ جلد ۲ صفحہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

یورپ کے ان خوش نصیب واقفین زندگی میں سرِ فہرست ہمارے برطانوی نژاد نومسلم احمدی بھائی مسٹر بشیر احمد آرچرڈ مبلغ گلاسکو ہیں۔ آپ ۱۹۴۴ء میں اسلام میں داخل ہوئے اور قادیان میں کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کر کے زندگی وقف کر کے مبلغین اسلام کے زمرہ میں داخل ہو گئے برادرم آرچرڈ صاحب کی زندگی میں اسلام قبول کرنے کے بعد ایک ایسا ہمہ گیر انقلاب آیا کہ اُن کی کایا پلٹ گئی۔ آپ اپنی آمد کے ۱/۳ حصہ کے موصی ہیں۔ عبادتِ الٰہی اور دعاؤں میں شغف۔ اسلام سے عشق کی حد تک عقیدت۔ خلیفۂ وقت کی دل و جان سے اطاعت اور مالی قربانی بشاشت سے کرنے میں بہتوں سے آگے نکل چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ اسلام کی خاطر نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر بھی چندوں میں مسابقت اختیار کرتے ہیں۔

انگلستان میں ایک اور دوست اور احرارِ یورپ میں سے ایک نمایاں وجود برادرم بلال نٹل مرحوم کا ہے۔ نٹل صاحب کو یہ بھی شرف حاصل ہوا کہ جب مسجد فضل لنڈن کی تعمیر مکمل ہو گئی تو وہ پہلے انگریز تھے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اجازت سے اس نو تعمیر مسجد میں اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی مناسبت سے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بھی بلال رکھا۔ بلال نٹل اسلام اور احمدیت پر جان دینے والے اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے عشق کی حد تک محبت کرنے والے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی روحانی فراست نصیب کی تھی کہ جب حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ اگلے دن مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور مجھ سے دریافت کیا کہ کون نئے خلیفہ منتخب ہوئے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ابھی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ہم بھی دعائیں کر رہے ہیں آپ بھی دعائیں کریں۔ اس پر انہوں نے اپنی جیب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پرانی طالب علمی کے زمانہ کی تصویر نکال کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ منصبِ خلافت پر کھڑا کرے گا۔ میں نے پوچھا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ تو کہنے لگے کہ میں نے ان کو انگلستان میں اُن کے زمانۂ طالب علمی میں بہت قریب سے دیکھا ہے اور مجھ پر ہمیشہ اس بات کا بہت اثر رہا ہے کہ باوجود جوانی کے زمانہ کے آپ بہت بڑی روحانی شخصیت تھے۔ جب تین دن کے بعد حضور کے منتخب ہونے کی اطلاع آ گئی تو انہیں اس انتخاب پر بیحد خوشی ہوئی۔

ناروے کے ایک احمدی دوست نور احمد بولستاد ہیں۔ انھوں نے قریباً سو کہ سالی کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی زندگی میں ایک عظیم تغیر رونما ہوا۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ انہوں نے اپنے آپ کو آنریری مبلغ بھی بنا لیا۔ اور ناروے میں تبلیغی جدوجہد کی مہم کا آغاز کیا۔ آپ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں میرا جس قدر مذہبی مطالعہ بڑھتا ہے اور جُوں جُوں میری عمر بڑھتی ہے میرا یہ احساس بھی بڑھتا جا رہا ہے کہ اگر میں نے اسلام نہ قبول کر لیا ہوتا تو میں کس درجہ گناہوں سے پُر زندگی بسر کر رہا ہوتا مجھے اس بات کا خوب احساس ہے کہ مذہبی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے"

پھر ڈنمارک کے ہمارے مخلص دوست عبدالسلام میڈسن ہیں۔ یہ اسلام قبول کرنے سے قبل مارکسزم کے پیرو تھے۔ لیکن ۱۹۵۰ء میں اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی سچائی یعنی اسلام کی طرف کر دی اور یہ مسلمان ہو گئے۔ اسلام کے قبول کرنے کے بعد ان کی زندگی میں ایک زبردست تغیر پیدا ہوا۔ انھوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے دن رات وقف کر دیئے۔ وصیت کر لی اور عربی سیکھنی شروع کی۔ چند سالوں میں ہی عربی زبان میں اتنی استعداد پیدا کر لی کہ قرآن کریم کا ترجمہ براہ راست عربی سے ڈینش زبان میں کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ یہ ترجمہ ڈنمارک کی ایک پبلشنگ فرم کی طرف سے دو دفعہ شائع ہو چکا ہے اور بے حد مقبول ہو رہا ہے۔ محترم میڈسن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی توفیق دی کہ آپ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے اس کو بھی ایک پبلشر کے ذریعہ شائع کرا دیا ہے۔ آپ احمدیت اور اسلام پر بھی کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ قرآن کریم پر آپ کو اتنا عبور حاصل ہے کہ ایک دفعہ جب آپ لندن تشریف لائے تو میرے ساتھ لندن کی مرکزی مسجد کے امام سے ملنے کے لئے گئے۔ یہ امام صاحب عرب تھے۔ باتوں باتوں میں جب میڈسن صاحب نے ان سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے قرآن مجید کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا ہے تو عرب امام صاحب کہنے لگے کہ غیر عرب ہرگز قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ یہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور عربوں کے سوا کوئی بھی اس کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ میڈسن صاحب نے فوراً جواب دیا کہ اول تو اسلام بین الاقوامی مذہب ہے اور قرآن کریم کا پیغام تمام دنیا کے لئے ہے اس لئے دنیا بھر کے مسلمان اور مومنین اگر تقویٰ پر قائم ہوں تو اس کو سمجھ سکتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور دوسرے یہ (میڈسن صاحب نے بڑے جوش سے امام صاحب سے کہا) کہ آپ عرب ہیں اور میں غیر عرب۔ آپ قرآن مجید کھول کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی آیت نکال لیں۔ آپ بھی اُس کی تفسیر کریں اور میں بھی کروں گا۔ پھر خود پتہ چل جائے گا کہ قرآن کس کو زیادہ آتا ہے۔ اس پر عرب امام صاحب لاجواب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر اور ایمان میں برکت ڈالے۔ ہمارے یہ بھائی پرجوش مبلّغ اسلام ہیں۔

آخر میں یورپ کے بزرگ اور خدا رسیدہ انسان جو اسلام میں داخل ہو کر بہتوں سے (جو اُن سے اسلام میں پہلے تھے) آگے نکل گئے۔ کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔ یہ تھے ہمارے مکرم عبدالہادی کیوسی جو اٹلی کے رہنے والے تھے لیکن جرمنی میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ آپ مذہباً کٹر رومن کیتھولک تھے۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ نے اپنی زندگی بالکل بدل ڈالی۔ اس کے لئے آپ کو بہت سی مشکلات سے بھی گزرنا پڑا۔ خانگی تنازعات بھی پیدا ہوئے۔ لیکن آپ نے یہ سب کچھ انتہائی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ آپ کو اسپرانٹو زبان میں بھی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ آپ نے قرآن مجید کا اس زبان میں ترجمہ کر ڈالا اور شائع کر دیا۔ عربی زبان میں بھی آپ نے خاصی دسترس حاصل کر لی تھی۔ حج پر جانے کی بھی سعادت حاصل کر لی اور پھر ایک مخلص احمدی کی حیثیت میں ہی وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۷۶ء میں جرمنی کے دورہ پر تشریف لے گئے تو آپ بطور خاص مکرم کیوسی صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے اور آپ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائی۔

میرے بزرگو! بھائیو اور دوستو! افرادِ یورپ کے اس جاں سپار گروہ کا تذکرہ بہت طویل ہے اور وقت بہت کم۔ ڈنمارک میں مسٹر HANSEN ہیں جو احمدیت کے فدائی ہیں اور اسلام کے ہر حکم پر جان و دل سے عمل پیرا۔ اسلام کی خاطر ان کو اپنی بیوی سے بھی قطع تعلق کرنا پڑا۔ لیکن یہ آزمائش بھی آپ کے پائے استقامت میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکی۔

سویڈن کے محمود ارکسن ہیں۔ جوانی میں اسلام میں داخل ہوئے۔ اسلام اور احمدیت کے شیدائی اور اسلام کی عملی تفسیر ہیں۔ قرآن مجید کو عربی میں سیکھا ہے اور اسلام کو قبول کرنے کے بعد عربی زبان میں خوب مہارت پیدا کر لی ہے۔

یوگوسلاویہ کے عزت صاحب ہیں جو احمدیت کو قبول کرنے کے بعد اپنی زندگی میں ایک عظیم تبدیلی پیدا کر چکے ہیں۔ آپ کو حضرت خلیفۃ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عشق کی حد تک پیار ہے۔

پولینڈ کے امام زوک ہیں جو حال ہی میں داخلِ سلسلہ ہوئے ہیں اور اب صرف پانچ ماہ میں ان کے ذریعہ اور ان کی تبلیغ سے تین مزید پولش نوجوان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ!

انگلستان کی ہماری انگریز نو مسلم بہن سلمیٰ مبارکہ خان ہیں جو ایک احمدی پاکستانی ڈاکٹر سعید احمد خان کی اہلیہ ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی زندگی میں ایک ایسا ایمان افروز تغیّر پیدا ہوا ہے کہ انہیں دیکھ کر رشک آتا ہے۔

احباب کرام! میں کس کس کا ذکر کروں اور کس کا ذکر نہ کروں۔ فدائینِ اسلام کے اس قافلہ کا ہر فرد اب قافلہ سالار بنتا چلا جا رہا ہے اور انھیں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اسلام کی مدحت کے ترانے گاتے سن کر اکثر بلبشیر خدا کے اُس برگزیدہ بندے کی یاد ہُوک بن کر دل میں اٹھنے لگتی ہے جس نے کبھی کہا تھا کہ ؎

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لیکن آج کون ہے جو واقعی یہ کہہ سکے کہ وہ قادیان یا اس قادیان والے سے بےخبر ہے

القصہ آج فی الحقیقت یورپ میں اسلام کی فتح کا سورج طلوع ہوتا نظر آ رہا ہے۔ یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگ رہا ہے اور مادیت اور دہریت گویا ہلاکت کے گڑھے میں گرتا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برکت سے روحانیت کا سورج اب مغرب سے طلوع ہونا شروع ہو چکا ہے اور وہ وقت قریب تر ہے جب مغرب اسلام کی شعاعوں سے بقعۂ نور بن جائے گا۔ انشاء اللہ!

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے افرادِ یورپ کے اس میلان کو دیکھتے ہوئے اور اس روحانی تغیّر کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اپنے مبارک اور کامگار دورِ خلافت میں یورپین ممالک کے پانچ دورے فرمائے۔ ان دوروں کے نتیجہ میں اسلام کے حق میں ایک نئی فضا پیدا ہوئی۔ تبلیغِ اسلام کی مساعی میں ایک ایمان افروز جذب اور مستعدی پیدا ہوئی۔ ان دوروں کے ایام میں حضور۔ جماعت اور احمدیت کے پیغام کے بارے میں یورپین اخبارات میں جو تبصرے، مقالے اور فیچر شائع ہوئے، اُن سے حقیقی اسلام کی آواز کروڑوں افراد تک پہنچی۔ جس قدر پراپیگنڈہ ان اخبارات نے چند دنوں میں کیا۔ اتنا شاید لاکھوں پونڈ صرف کر کے بھی نہ کیا جا سکتا۔

اور اب اسٹیج سے رخصت ہونے سے قبل میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو ایک نوید مسرت سنانا چاہتا ہوں۔ جسے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس نوید مسرت کا تعلق جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام جون ۱۹۷۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رہنمائی کے تحت منعقد ہونے والی اس عظیم بین الاقوامی کانفرنس سے ہے۔ جس میں اپنے اور بیگانے اس بین حقیقت کو اجاگر کریں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صلیب کی لعنتی موت سے بچا کر اور لمبی کامیاب زندگی عطا فرما کر کامیاب و کامران کر کے طبعی وفات سے ہمکنار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات بہت حوصلہ افزا اور خوش آئند ہے کہ ہماری اس کانفرنس میں تین عیسائی مستشرقین جنہوں نے اس موضوع پر متعدد کتابیں بھی لکھی ہیں۔ خطاب کریں گے نیز ایک غیر احمدی مسلمان محقق بھی اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائیں گے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے پیش نظر حضور اقدس کی منظوری اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مندرجہ ذیل کتب بھی شائع کی جا رہی ہیں:۔

(۱) "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ۔ اور

(۲) "حضرت مسیح" صلیب سے نجات پا گئے تھے۔

یہ کتاب مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خاص طور پر اس کانفرنس کے انعقاد کے پیش نظر لکھی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کانفرنس انشاء اللہ یورپ میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ایک سنگ میل ثابت ہو گی اور اس کے ذریعہ ایک نئے دور کا آغاز ہو جائے گا۔ انشاء اللہ!

یاد رہے کہ پچھلے تین ماہ میں دو نہایت اہم کتابیں یورپ اور امریکہ ہی سے اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صلیبی لعنتی موت سے بچا لیا تھا ایک کتاب کا نام ہے "JESUS DIED IN KASHMIR" اور دوسری کتاب کا نام "JESUS DID NOT PERISH ON THE CROSS." ہے۔ یہ دونوں کتب عیسائی مصنفین نے لکھی ہیں اور ان دونوں حضرات نے اپنی کتابوں میں اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ وفات مسیح کے سلسلہ میں ابتدائی ریسرچ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔

میں جانتا ہوں یہ خوشخبری سننے کے بعد آپ میں سے ہر ایک کے دل میں اس خواہش نے ایک مضطربانہ کروٹ لی ہو گی کہ وہ بھی اس عظیم بابرکت کانفرنس میں شریک ہو سکے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش بوجوہ پوری ہونی ممکن نہیں۔ لیکن اس کانفرنس میں ہم سب کی بالواسطہ شرکت کا ایک راستہ بہر حال کھلا ہے اور وہ ہے: دعا کا راستہ۔ اس لئے میں اپنے ہر بھائی سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے اس شوق اور اضطراب کو اپنی دعاؤں میں سمو کر بارگاہ ایزدی سے التجا کرے کہ آپ کے برطانوی احمدی بھائیوں کی یہ کوشش بامراد اور ثمر آور ثابت ہو اور اس کے نتیجے میں عوام و خواص کے دل اس تیزی سے اسلام کی طرف پلٹیں کہ وہ صبح سعید قریب تر ہو جائے جب ساری دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو گا۔ اسلام ——— ایک ہی کتاب ہو گی۔ قرآن۔ ——— اور سب اس ایک ہی پیغمبر ہادیٔ عالم کے نام لیوا ہوں جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

اللہ ہماری التجاؤں کو قبول فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کچھ عرصہ سے پیٹ درد سے بیمار ہے نیز چند ایک مشکلات بھی درپیش ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (انوار الحق۔ انوار ویڈیو اینڈ الیکٹرک سٹور صدر بازار ربوہ)

(۲) میرے خسر مکرم مستری رحیم بخش صاحب آج کل مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ضعف اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین! (مستری محمد حسین دیالگڑھی۔ رحمت بازار ربوہ)

(۳) میری اہلیہ کے چچا مکرم ملک محمد نذیر صاحب آف لائلپور گزشتہ چند ماہ سے بعارضہ یرقان اور پیٹ میں پانی پڑ جانے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید۔ دارالصدر غربی ربوہ)

(۴) میرا بھانجا سید محمد امجد افضل ابن سید محمد افضل صاحب فلائیٹ سارجنٹ (ریٹائرڈ) پی اے ایف۔ لمبے عرصہ سے بعض دماغی عوارض کے باعث بیمار ہے۔ مرض کا حملہ گاہے گاہے دوروں کی صورت میں ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خورشید نگاری خوشنویس "الفضل" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

اجلاس پنجم منعقدہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ کا پانچواں اجلاس پروگرام کے مطابق محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی زیر صدارت ۲۸؍دسمبر کو سوا نو بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی اور مکرم چوہدری منصور احمد صاحب بنگالی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

قدرتِ ثانیہ

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے "قدرتِ ثانیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا "قدرتِ ثانیہ" کا موضوع بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا تعلق جماعت احمدیہ کی بقاء اور زندگی سے ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ اُمتِ مُسلمہ کی زندگی اس سے وابستہ ہے تو یہ عین حقیقت ہوگی۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس مضمون کو بار بار جماعت کے سامنے بیان کیا جائے تا وہ اس کی افادیت سے آگاہ رہے۔

آپ نے فرمایا۔ "قدرتِ ثانیہ" ایک خاص اصطلاح ہے جس کا استعمال پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "الوصیت" میں کیا ہے۔ آپ کو جب متواتر اور پے در پے الہامات اِس مضمون کے ہوئے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے تو آپ نے جماعت کو تسلی دینے، اس کے غم و ہم کو دُور کرنے اور اس کے استحکام اور تمکنت کیلئے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اپنی وفات کے معاً قبل قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی خبر دی۔

"قدرتِ ثانیہ" سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محترم شیخ صاحب نے فرمایا بعض لوگوں کے نزدیک اس سے مراد تائید و نصرتِ الٰہی ہے جو جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد میسّر آنی تھی۔ بعض نے اس سے وہ طاقت و قوت مراد لی ہے جو حضورؑ کی وفات کے بعد جماعت کو حاصل ہونیوالی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ قدرتِ ثانیہ کا ظہور تین سو سال بعد یا قیامت کے قریب ہوگا۔ ان تمام خیالات کے برعکس جماعتِ مبایعین کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" سے مراد نظامِ جماعت ہے جس کا قیام آپ کی وفات کے بعد عمل میں آنا تھا اور پھر اس کا ظہور شخصی خلافت کی شکل میں ہونا تھا اور اسی طرح ہونا تھا جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا صفات میں ظہور میں آیا اور آیت استخلاف میں جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" کے ان معنوں میں سے کون سے معنے زیادہ درست اور صحیح ہیں۔ "قدرتِ ثانیہ" سے تائیدِ الٰہی مراد لینا عقلاً درست نہیں کہ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی زندگی میں ہی حاصل تھی۔ جماعت کی طاقت اور جماعت من حیث القوم بھی اس سے مراد نہیں لی جاسکتی کہ یہ چیزیں بھی حضورؑ کی زندگی میں موجود تھیں۔ تین سو سال یا قیامت کے قریب "قدرتِ ثانیہ کا ظہور" بالبداہت باطل ہے کیونکہ کوئی عقلمند انسان اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتا کہ مصیبت تو نبی کی وفات کے بعد قیامت بن کر ٹوٹے جس سے لوگ غم کے مارے دیوانے ہوجائیں، ان کی کمریں ٹوٹ جائیں مگر اس مصیبت کو دُور کرنیوالا اور قوم کو غم و اندوہ سے نجات دلانیوالا تین سو سال بعد یا قیامت کے قریب آئے۔

محترم شیخ صاحب نے فرمایا۔ قدرتِ ثانیہ کی اصطلاح پہلی بار چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال کی ہے اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ خود آپ نے اس سے کیا مراد لیا ہے؟ محترم شیخ صاحب نے رسالہ "الوصیت" کا ایک لمبا اقتباس پڑھ کر سنایا اور بتایا کہ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے بیان فرما دیا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد نظامِ خلافت ہے اسلئے کہ

۱۔ آپ نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے لئے مثال کے طور پر حضرت ابوبکرؓ کا ذکر فرمایا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپؐ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔

۲۔ قدرتِ ثانیہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے آیت استخلاف کو نقل فرمایا ہے جس میں اُمتِ مسلمہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خلافت کے قیام کا وعدہ دیا گیا ہے۔

۳۔ آپ نے اس اقتباس میں خدا تعالیٰ کی اس سُنّتِ مستمرہ کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ ایک قدرت تو وہ نبیوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور دوسری قدرت کا اظہار نبیوں کی وفات کے بعد کرتا ہے جو خلافت کی شکل میں ہوتی ہے۔

۴۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔" اور خلافت ہی ایسا نظام ہے جو آپ کی زندگی میں قائم نہیں ہوسکتا تھا۔ اس کا قیام آپ کی وفات کے بعد ہونا تھا۔

۵۔ آپ کے الفاظ "میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے آپ کی مراد خلفاء کے وجود سے ہے جو مختلف اوقات میں منصبِ خلافت پر فائز ہوں گے۔

۶۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں" اور انبیاء کے بعد ان کے جانشین چونکہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے منصبِ خلافت پر فائز ہوتے ہیں جو انبیاء کے رنگ میں رنگین اور اپنی بزرگی اور پاک نفسی کے باعث اس لائق ہوتے ہیں کہ نبی اور مامور من اللہ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لیں اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی مؤیّد من اللہ لوگوں کو اپنے بعد بیعت لینے کی ہدایت فرمائی ہے۔

۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ساتھ جن مقاصد کی تکمیل وابستہ فرمائی ہے وہ بعینہٖ وہی مقاصد ہیں جو خلافت کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں۔

محترم شیخ صاحب نے رسالہ الوصیّت کی عبارات سے یہ بات شواہد بیان کرنے کے بعد فرمایا ہم جماعت کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد نظامِ خلافت ہی ہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد ہماری جماعت نے آپ کی وصیت کی تکمیل میں خلافت کے قیام پر اتفاق کیا اور خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا انتخاب عمل میں آیا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اور کلی اجماع اس بات پر ہوا کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ اس جماعتی اجماع کا اخبارات میں اعلان کیا گیا اور بالاتفاق جماعت نے اسے قبول کیا۔ اس کے بعد جماعت کے سرکردہ لوگ اور معتمدین وقتاً فوقتاً اس موقف کی تصدیق کرتے رہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے بھی قدرتِ ثانیہ کو خلافت ہی قرار دیا ہے اس لئے کہ :۔

۱۔ اخبارات، تقاریر اور جماعتی مجالس میں یہ ذکر ہوتا رہا کہ آپؓ قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر ہیں اور آپؓ نے اس کا کبھی انکار نہیں کیا۔

۲۔ آپؓ نے خلافت کے منصب کو قبول فرما کر عملاً اس بات کی تصدیق فرما دی کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد نظامِ خلافت ہے۔

۳۔ آپؓ کی زندگی میں جب یہ وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت نہیں تو آپ کی منظوری اور نظرِ ثانی کے بعد مجلس انصار اللہ کی طرف سے "خلافتِ احمدیہ" کے نام سے ایک رسالہ شائع ہوا جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی سے مراد سلسلہ خلفاء ہی ہے۔ اگر آپؓ کے نزدیک قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت کا نظام نہ ہوتا تو آپ اس رسالہ کی اشاعت کی منظوری نہ دیتے۔

ان سب شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ قدرتِ ثانیہ کے بارہ میں جماعتِ مبایعین کا موقف ہی درست ہے یعنی قدرتِ ثانیہ کے ظہور سے مراد نظامِ خلافت کا قیام ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ اُمتِ مسلمہ کے تنزل و زوال پر بڑے بڑے دانشوروں اور مفکروں نے غور کیا ہے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ اُمتِ مسلمہ کے زوال کا اصل باعث یہی ہے کہ مسلمانوں نے نظامِ خلافت سے نہ صرف وابستگی کو ہی ترک کیا بلکہ اسے سرے سے ہی ختم کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی عظمت و وقار اور تفوّق پارہ پارہ ہوگیا اور ملتِ اسلامیہ مختلف آلام و مصائب کا شکار ہوگئی۔ عالمِ اسلام کے استحکام اور دینِ اسلام کی تمکنت اور بالآخر ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ پھر سے نظامِ خلافت قائم ہو اور دنیا کے تمام مسلمان اس سے وابستہ ہوجائیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں قدرتِ ثانیہ کے ظہور یعنی خلافت کے نظام کے قیام کا جو وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوچکا ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جس کے لئے دوسرے لوگ ترس رہے ہیں اور یہ ہمیں میسّر ہے۔ اگر ہم دلی محبت اور خلوص سے اس نعمت کی شکرگزاری کرتے رہے تو مسیح پاک علیہ السلام کی بشارت کے مطابق یہ ہمیں دائمی طور پر حاصل رہیگی۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ جو برکات اور افضال جماعت پر نازل ہوتے ہیں وہ آئندہ بھی جاری رہیں، دین کو تمکنت اور استحکام حاصل ہو، اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری رہے اور بالآخر دینِ اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے تو اس کیلئے نظامِ خلافت کو قائم رکھنا، اس کی حفاظت کرنا، اسکے ساتھ پوری وابستگی کا اظہار کرنا اور اسکے مطابق اعمال بجالانے کیلئے کوشاں رہنا ہمیں اپنا فرض سمجھنا ہوگا اور ہمیں اس عہد کو حرزِ جان بنانا ہوگا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے سلسلہ میں جماعت سے لیا تھا اور جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کیلئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اسکے رسول کیلئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرکے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانکفورٹ میں کتب کی نمائش میں احمدیہ مسلم مشن جرمنی کی شمولیت

فرانکفورٹ میں ہر سال ایک بک فیئر (کتب کی نمائش) منعقد ہوتا ہے جس میں دُنیا کے مختلف ممالک کے لوگ اپنا اپنا سٹال لگاتے ہیں اس سال یہ نمائش ۱۲ر اکتوبر تا ۱۷ر اکتوبر منعقد ہوئی۔ اِس نمائش میں ۴۵ ہزار سے زائد پبلشرز نے حصّہ لیا جن کا تعلق دُنیا کے ۷۵ ممالک سے تھا۔ نمائش میں تقریباً ۲,۷۹,۰۰۰ کتب رکھی گئی تھیں جن میں سے ۸۴,۰۰۰ نئی طبع شدہ کتب تھیں اِس نمائش میں کُل ۴۲۲۵ سٹال لگے۔

اِس موقع پر ہمارے سٹال پر تین پبلشنگ اداروں کی طرف سے کتب رکھی گئیں:۔

(1) Verlag der Islam — جرمن مشن کا پبلشنگ ادارہ

(2) Verlag der Wahrheit — مکرم ہدایت اللہ صاحب جبش کا ذاتی ادارہ

(3) Oriental & Religious Publishing Corporation Rabwah.

اِس نمائش میں جہاں ۷۵ ممالک کے ۴۵۰۰ پبلشنگ اداروں نے اپنے ملکوں کی نمائندگی کی وہاں پاکستان کی نمائندگی اورینٹل اینڈ ریلیجس ادارہ نے کی۔

اڑھائی ہزار سٹالوں میں سے صرف ہمارا ہی ایک سٹال تھا جس میں صرف اسلامی کتب کی نمائش کی گئی تھی۔ سات دنوں میں ہزاروں لوگ ہمارے سٹال پر آئے۔ کئی لوگوں سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

اوکاڑہ میں سلائیڈز دکھانے کا پروگرام

۱۷ر دسمبر بروز ہفتہ بعد از عشاء اوکاڑہ میں تبلیغی سلائیڈز دکھائی گئیں۔ اِس سے قبل محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل سلائیڈز دکھا چکے ہیں۔ اِس مرتبہ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے لاہور سے تشریف لاکر اوکاڑہ کے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کے دلچسپ مناظر کے علاوہ بیرونِ ملک جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کی تصاویر دکھائیں۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے جو سلائیڈز دکھائیں اُن میں زیادہ تر بیرونی ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ مشنز، مساجد، ہسپتال اور سکول و کالج کی تصاویر تھیں۔

سلائیڈز دیکھنے والوں کی تعداد تقریباً ایک سو تھی جس میں مردوں کے علاوہ کثیر تعداد خواتین اور بچوں کی تھی۔ ان میں بہت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے جو بڑے انہماک سے اِس پروگرام کو دیکھتے رہے۔

(حافظ قاری محمد صدیق مربیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ)

پاکستان نیوی میں "ایم" کیڈٹ سکیم

ایسے امیدوار جو ۸/۷/۵ کو ۱۵ تا ۱۸ سال عمر کے ہوں۔ کم از کم ج.ہ.ہ امتحان سیکنڈ ڈویژن میں فزکس کیمسٹری اختیاری ریاضی کے ساتھ پاس کیا ہو ۵ فروری ۱۹۷۸ء تک نیول ہیڈ کوارٹرز ریکروٹمنٹ ڈائریکٹریٹ اسلام آباد کو درخواستیں بھیج دیں۔ کسی کیڈٹ ملٹری کالج میں ۴.ج.ہ تک مفت تعلیم دلوائی جائے گی۔ تفاصیل اور مزید کوائف کے لئے نیز فارم درخواست کے لئے ڈائریکٹر ریکروٹمنٹ نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد یا نیول ریکروٹنگ افسر. ایم.ج فلیٹ کلب، اقبال شہید روڈ کراچی یا نزدیک ترین ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کو لکھیں۔

(نوائے وقت یکم جنوری ۱۹۷۸ء) (ناظر تعلیم)

یہ رقم کن کی ہے؟

زنانہ جلسہ گاہ میں کسی خاتون کی خاصی بڑی رقم گری ہوئی ہمیں ملی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ کوئی صاحب لینے بھی آئے تھے یہ رقم جن کی ہو وہ اطلاع دیں کہ کتنی رقم تھی اور کس چیز میں تھی۔ اپنا پورا پتہ لکھیں تاکہ بھجوا دی جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اُن کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل اُنہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف اُن کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اسی کا بڑا حصّہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرنے یا اُنہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے ایک نمونہ بنیں اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ ہمارے وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔"

(الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء)

وقفِ عارضی اُن مبارک تحریکوں میں سے ہے جو خلافتِ ثالثہ کے عہدِ سعادت میں جاری ہوئیں۔ یہ تحریک جماعت کی علمی ترقی اور تربیت کے پیشِ نظر بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ احباب اِس تحریک میں شامل ہو کر روحانی فوائد سے متمتع ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

دُعائے مغفرت

محترم حکیم محمد عبد اللہ صاحب آف بھاگووال ضلع گورداسپور سابق صدر جماعتِ احمدیہ احمد نگر جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا لمبے عرصہ تک دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۷ر نومبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات صبح ۸½ بجے احمد نگر میں قریباً ۸۰ سال کی عمر پاکر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے، اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

۱۷ر نومبر کو بعد نماز عصر احمد نگر میں محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے متوکل، دعاگو، زاہد و عابد اور دنیوی نمود و نمائش سے مبرّا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر آخری دم تک حصّہ لیتے رہے۔ ۱۹۳۹ء کے قریب قادیان میں ہجرت کر کے محلہ ناصر آباد میں رہائش پذیر ہوئے اور تقسیمِ ملک کے بعد احمد نگر نزد ربوہ میں آباد ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد صادق بٹ۔ احمد نگر نزد ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم قریشی عبد اللطیف صاحب ہاشمی ابن حضرت ڈاکٹر غلام علی صاحب ہاشمی مرحوم کو ۷۷/۱۲/۱۸ بروز اتوار بچی عطا فرمائی۔ بچی کا نام عائشہ لطیف ہاشمی رکھا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سید مبارک علی شاہ
۴۰/۶ نسبت روڈ، لاہور

بقیہ صفحہ ۵

تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔"

(باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴